BADR — QADIAN

قادیان

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۱۹ ۔ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ ۔ اگست ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم بانو گرآلی چہادر قادیان مبنی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مبنی شفا مبنی غرض دار الامان مبنی

فی پرچہ ۲ ر

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے [illegible] شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو عہ ر پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ ر
عام قیمت پیشگی — سے ر
مابعد — للعہ ر
فی پرچہ — ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب پیشگی لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے تمام روپیہ بنام میاں معراج دین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہئیے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یسوع ہندوؤن کا شاگرد تھا ایک صاحب لکھتے ہین کہ یسوع کا یہ قول کہ اپنا خزانہ زمین پر نہ جمع کرو۔ بلکہ آسمان پر۔ ہندوؤن کی پرانی کتابون مین موجود ہے اور ایسا ہی یہ قول کہ زندگانی کا دروازہ تنگ ہے اور تھوڑے ہین جو اس مین سے گذرتے ہین مہابھارت مین موجود ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اقوال یسوع نے ان کتابون سے لئے۔ (یا مطابق اصطلاح پادریون کے جو وہ ہمارے بزرگون کے حق مین استعمال کیا کرتے ہین۔ چوری کئے ہیں) چونکہ یسوع مسیح کا ہندوستان مین آنا ایک ثابت شدہ امر ہے اس واسطے یہ امر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اسکا نام چوری نہین۔ بلکہ یسوع مسیح ایک انسان اور خدا کا نبی تھا اور ایسے ہی ہندوستان مین بھی خدا کے نبی گذرے ہین اس واسطے ممکن ہے۔ کہ ہر دو کے الفاظ ایک ہون صداقتین آخر ایک ہی ہین۔

یہ سزا نہین یورپ کے علاقہ ہنگری مین دو بیویان کرنے والے کے لئے بطور سزا یہ قانونی مجبوری مقرر ہے۔ کہ دونون بیویون کو ایک ہی گھر مین رکھے اور خود بھی اس مین رہے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی سزا نہین۔ بلکہ اس ملک مین تعدد ازدواج کے پھیلنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق ہر عورت کے واسطے ایک جدا بیت کا ہونا ضروری ہے گھر خواہ ایک ہی ہو۔ بلکہ مرد کا کمرہ بھی جدا ہونا چاہیئے اس کے سوائے ایک گھر کے اندر رہنا کوئی تکلیف کا موجب نہین بلکہ دانا لوگ ایک ہی جگہ رہنا باہمی تعلقات محبت کے بڑہانے کا ذریعہ بنا لیتے ہین۔ معمولی اختلاف کسی امر مین ہو کر کچھ بحث مباحثہ یا وقتی ناراضگی کا ہو جانا تعدد ازدواج پر کوئی عیب نہیں ہو سکتا کیونکہ بغیر اس تعلق کے بھی اگر کچھ مرد یا عورتین ایک جگہ جمع ہون تو بسبب اختلاف عادات اور طبائع کے کچھ نہ کچھ تنازعہ کبھی ہو ہی جاتا ہے۔

دہریہ پادری انگریزی دنیا پادری لینزلی سٹیفن صاحب کے نام سے بخوبی واقف ہے۔ پادری صاحب موصوف بائبل اور یسوع کے مذہب پر بالکل ایمان نہ رکھتے تھے اور دہریہ مزاج آدمی تھے۔ باوجود اس کے انہون نے پادری پنے کی ڈگری حاصل کی تہی اور تمام پادریانہ اختیارات اور حقوق ان کو حاصل تھے۔ ان کے ڈگری حاصل کرنے پر لنڈن کا میگزین کوارٹرلی ریویو جولائی ۱۹۰۷ء کے نمبر مین لکھتا ہے۔ کہ باوجود بے دین ہونے کے پادری بن جانے مین لینزلی سٹیفن صاحب کا کچھ قصور نہ تھا بلکہ یہ فعل ان کے واسطے جائز اور ضروری تھا کیونکہ کیمبرج یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق وہ یونیورسٹی کے فیلو بن نہ سکتے تھے جب تک کہ وہ پادری نہ بنتے اور فیلو بننا ضروری تہا۔ اس واسطے وہ پہلے پادری بن گئے اور اس امر کو مذہب کے گہرے خیالات کے ساتھ کچھ تعلق نہ تہا۔ کیونکہ بہت سے آدمی اس قسم کے ہین جو صرف عیسائیت کو اس واسطے لئے پھرتے ہین کہ ان کے باپ دادا عیسائی تھے ورنہ انہون نے کبھی کوشش کر کے اس امر پر غور نہین کیا۔ کہ مذہب کیا شے ہے اور عیسائیت کیا چیز ہے؟ دوسرے الفاظ مین وہ گلے پڑا ڈہول بجا رہے ہین۔

کیا سچ فرمایا ہے۔ قرآن شریف نے مالھم بہ من علم ولا لآبائھم۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ اس بات پر نہ ان کو کچھ علم حاصل ہے اور نہ ان کے باپ دادون کو کچھ علم حاصل تہا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے موتہہ سے نکلی اور بالکل جہوٹہہ بولتے ہین۔

مصلوب عیسائیت

(ترجمہ واقتباس از میگزین لائٹ آف انڈیا بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء)

(مطبوعہ شہر لوس انگلیس واقعہ ملک امریکہ)

جب سے یسوع کا خون کلوری پہاڑ پر گرایا گیا ہے اس مقدس خون کے قدم بقدم اور اس کے نام کی خاطر دنیا خون سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ صلیبی پیغام تو صلح اور محبت کا تہا اور یسوع کا سبق تو نرمی اور امن کا تہا۔ پر خود صلیب اور یسوع کے نام سے تب سے لیکر آج تک دنیا نے مجنونانہ خون ریزیون اور کشت وخون کا کام کیا ہے۔

یسوع کا کچھ قدم ہی ایسا مبارک تھا کہ جب اس نے دنیا مین جنم لیا۔ تو اس کے پیدا ہوتے ہی ہزارون بے گناہ بچے بے دریغ تہ تیغ کئے گئے۔ جب وہ بڑا ہوا تو وہ خود اسی ظلم کا شکار ہوا اور اس کے بعد اس کے ساتھی خون آلودہ کئے گئے۔ یہان تک کہ ان ساتھیون نے طاقت پکڑی۔ تو انہون نے اپنے دشمنون کا خون بہانا شروع کیا اور جب وہ بھی ختم ہوا تو عیسائی فرقے آپس مین کشت وخون کرنے لگے اور اس طرح خداوند کی بھیڑون نے اس ناصری بزرگ کے نام کو سُرخ حروف کے ساتھ ہمیشہ روشن رکھا۔

وہ دن تو گذر گئے۔ جب کہ پادری لوگ اپنے مذہب کی خاطر تلوار چلانے کی منادی کیا کرتے تھے۔ کیونکہ دنیا اب دانا ہو گئی ہے اور مدرسون کے پڑھے ہوئے طالب علم ان کے کہنے مین نہین آ سکتے۔ تاہم اب غیر مذاہب پر ناجائز حملے کرنے کے واسطے ایک نئی راہ اختیار کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ امریکہ کے شہرون مین ایسے مدرسے بنائے گئے ہین جہان کہ لوگ مشنری بنائے جاتے ہین چونکہ امتحان بہت آسان ہوتا ہے اس واسطے اکثر لوگ جو قانون اور ڈاکٹری کی محنت برداشت نہین کر سکتے۔ اس کشادہ راستہ سے باآسانی گذر جاتے ہین اور پیشتر اس کے کہ عقل وفکر کی جوانی حاصل کرین۔ ہنوز سچ مچ لیسلے ہی ہوتے ہین۔ جبکہ غیر ملکون مین وعظ کرنے کے واسطے بھیجدئے جاتے ہین۔ یہ لیسلے طبعاً اتنے فہیم نہین ہوتے۔ کہ غیر ملک کے بزرگون اور دیگر ادیان کے سردارون کو کس طرح مخاطب کرنا چاہیئے اس واسطے وہ اپنے گرجے مین کھڑے ہو کر سب کو بے دھڑک گالیان سناتے ہین اور ہر ایک پر عیب لگانے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتے ہین۔

برقی طوفان کی آمد مسٹر ٹی۔ اے۔ ایڈیسن اپنے حیرت انگیز ایجادون کے علاوہ فونوگراف کی وجہ سے دنیا کے دور افتادہ حصون مین اس قدر شہرت رکھتے ہین کہ اس کی نسبت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے۔

مسٹر ایڈیسن کا خیال ہے کہ آئندہ دس سال مین اہل دنیا ایسے ایسے عجیب وغریب ترقیات اور اس قدر حیرت انگیز ایجادات دیکھین گے جو گذشتہ نصف صدی مین بھی نصیب نہوئے ہون گے کچھ ہی عرصہ بعد کاشتکار بذریعہ نائٹروجن اپنے کہیتون کو مالا مال کرین گے الکٹریسٹی یعنی علم البرق ابھی حالت طفلی مین ہے اور باوجود اس کے سالہا سال سے سرگرمی سے اسکی تحقیقات مین معروف ہون پھر بھی مین اعتراف کرتا ہون کہ اس کے عجیب وغریب اسرار قدرت کو ہنوز مین نے کچھ بھی نہ سمجھا ابھی کہین زیادہ اور کہین حیرتناک دریافتون کا ہونا باقی ہے امید ہے کہ عنقریب ایک ایسا سہل اور کم خرچ بالانشین طریقہ نکل آئیگا جس کے ذریعہ کوئلے سے برقی رو پیدا ہو کر براہ راست کام دے سکے۔ (ریاض الاخبار)

کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب حضرت مفتی صاحب
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آجکل کشمیر میں عرصہ چار ماہ سے ہیضہ کی بیماری بڑی سخت پڑی ہوئی ہے۔ ہزاروں آدمی اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ کر ملک عدم کو چلے گئے گھروں کے گھر خالی ہو گئے چیف میڈیکل آفیسر دورہ کر رہا ہے۔ چونکہ کشمیر کے باشندے تو پہلے ہی کم حوصلے ہیں۔ اب اس پر بھی زیادتی ہوئی۔ خصوصاً ایک گھر میں ایک شخص جو کہ اس گھر کا مالک تھا۔ بعارضہ کالرا بیمار ہو گیا۔ اس کے بال بچے جتنے تھے وہ سب بھاگ گئے جب وہ بچارہ "العطش العطش" کی حالت میں مر گیا۔ تو گاؤں کے نمبر دار نے بغیر تجہیز و تکفین کے اس مردے کی لاش دفن کر دی۔ راقم بھی اسی بیماری کے عارضہ سے بیمار پڑا۔ اور کسی شخص کو میرے بچنے کی امید نہ رہی اور میرے مخالف نہایت خوش اور خورم ہوئے اور ہر ایک آدمی کو نصیحت کرنے لگے۔ کہ جو شخص اس کی خبر گیری کے لئے چلا جاوے۔ تو وہ قیامت کے دن قادیانی جماعت کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو گا۔ یہاں تک کہ حکیم بھی ڈر کے مارے میرے علاج کے لئے نہیں آیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ مجھے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے صحت کامل عطا کی۔ اور میرے مخالفوں کا مونہہ کالا ہو گیا اور بہت سے لوگ اس سلسلے پر ناسزا کہنے سے باز آ گئے۔ لیکن شریر ملانے کہاں مانیں گے۔ وہ تو "صد نشان بیند غافل بگذرند" مخبر صادق کی باتیں نہایت صفائی اور روشنی سے ظاہر ہو تی ہیں۔ یہاں کا میر واعظ رسل بابا صاحب جس کو سری نگر کے لوگ عالم بڑا اور لاثانی مانتے ہیں اس کی یہ تقریر ہے کہ جو کچھ حضرات مفسرین اور محدثین لکھ گئے ہیں وہی سچ ہے۔ باقی سب جھوٹھ۔

اور گاؤکدل میں تو ایک علیحدہ میر واعظ صاحب ہیں کا مرتبہ وہ لوگوں نے شاہ عبد الحق صاحب دہلوی سے بھی بلند کر دیا ہے۔ جو کہ اپنی کج فہمی سے "در چند واعظ نشست و رنائع خطیب" کا مصداق ہوا ہوا ہے۔ وہ تو یوں اپنے سامعین کو وعظ و نصیحت سے سرشار کرتے ہیں۔ کہ سید عبد القادر صاحب گیلانی (نعوذ باللہ) ذات ذوالجلال کا قلم ہے۔ جو کچھ قلم سے لکھا جائیگا وہ صحیح اور درست ہے۔ یعنے جو کچھ سید عبد القادر صاحب نے کہا ہے اور لکھا ہے۔ پس جو شخص قلم سے (سید عبد القادر صاحب سے) منکر ہو جاویگا۔ وہ تو لکھنے والے (اللہ تعالیٰ سے) بھی منکر۔ اب یہاں پر جائے غور ہے۔ کہ گو مندرجہ بالا فقرات سے یہ مراد ہو کہ ایمان کی جڑھ سید عبد القادر صاحب کے قول و فعل پر چلنے اور یقین کرنے پر ہی منحصر ہے اگر ان کے قول و فعل پر چلنا ایک با ایمان مسلمان کے لئے کوئی کفر کا الزام نہیں لیکن صاف طور پر یہ بات دل پر جم جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ وہ صرف صاحب موصوف کے غرض سے کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی خیال گزرتا ہے۔ کہ شائد اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ صاحب ممدوح کے ہی حوالہ کر دی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ چون ہمین مکتب است این ملا۔ کار طفلان تمام خواہد شد۔

مسلمانو! ایسے آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرو دیکھو دنیا پر کیسے کیسے عذاب نازل ہوتے جاتے ہیں اب بھی بدیوں سے باز آؤ۔ نہیں تو بعد میں پچھتاؤ گے کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

نصیحت بگفتم اگر بشنوی ٭ وگر نشنوی خود پشیمان شوی

خاکسار میر غلام احمد مہجور از یارکلان ریاست کشمیر

نظم

(از سخاوت علی صاحب روہیل کھنڈ شاہجہانپور)

ہر اٹھتے بیٹھتے ہر دم یہی وردِ زبان مجھ کو
کرم سے اپنے پہونچا دے الٰہی قادیان مجھ کو

تصدق احمدؑ مرسل کا صدقہ اپنی رحمت کا
دکھا دے جلد یارب سرزمین قادیان مجھ کو

تپ فرقت سے کل پڑتی نہیں ہر سخت بیکل ہوں
ملا یارب مسیحا سے دکھا دارالامان مجھ کو

ہی صدمہ رفت پر دل میں چبھا ہے خار حسرت کا
غم دوریٔ حضرت نے کیا ہے نیم جان مجھ کو

مرے ہادی ترے قدموں پہ مٹ جاؤں یہ حسرت ہے
ترے صدقہ سے حاصل ہو حیات جاودان مجھ کو

بھلا کیوں کر نہ ہوں نازاں میں اپنی خوش نصیبی پر
ملا ہے میری قسمت سے مسیحائے زمان مجھ کو

عدو کی بدزبانی پر ہوں چپ میں حکم حضرت سے
نہ سمجھے کوئی بدگو بے ہنر اور بے زبان مجھ کو

کرامتیں ہزاروں سینکڑوں اعجاز ظاہر ہیں
خدا شاہد دکھلائے اپنے لاکھوں نشان مجھ کو

خبر قرآں دیتا ہے وفات ابن مریم کی
بھلا ہو زندگی کا کس طرح سے پھر گمان مجھ کو

یقین رکھتا ہوں بیشک آپ ہی ہیں مہدی دینی
نہیں کچھ غم کہے کافر اگر سارا جہان مجھ کو

دعا ہے جس دہی میری کہ حضرت کی غلامی میں
یونہی ثابت قدم رکھے خدائے مہربان مجھ کو

تاریخ بناء مکان

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے عاجز کے مکان کے واسطے ایک تاریخ از روئے محبت لکھ کر ارسال فرمائی ہے۔ جو ذیل درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور ان کو بھی ان کے والدین مرحوم کی طرح جائے نزول مسیح موعود کیواسطے مہاجر بنا کر خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ ؎

محمدؐ صادق با مفتیِ صدق
کہ باشد بدر او انوار خورشید

بنا یک منزل اندر قادیان کرد
ضیار او بود آثار خورشید

حسین از دے نویسد سال تعمیر
بنام او کہ باشد دار خورشید ۱۳۲۵

الٰہی یاد روشن تا قیامت
مکان چون رونقِ بازار خورشید

المخطبۃ

میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ن۔ د

خط و کتابت بمعرفت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۹ ۔ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ اِنّ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ سینالہم غضب من ربہم

ترجمہ ۔ تحقیق وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کے راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہونچیگا ۔

۲ ۔ یومَ تأتی السماء بدخانٍ مبین

ترجمہ ۔ جس دن آسمان کھلے طور پر دھواں لائیگا ۔

۳ ۔ انّ خبر رسول اللہ واقع

ترجمہ ۔ اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونیوالی ہے ۔

۴ ۔ لا تحزن انّ اللہ معنا ۔

ترجمہ ۔ غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے

۵ ۔ انّ ربّی کریمٌ قریبٌ

ترجمہ ۔ تحقیق میرا رب سخی ہے اور نزدیک ہے ۔

۶ ۔ انّہ فضل ربّی ۔ انہ کان بی حفیا

ترجمہ ۔ میرے رب نے فضل کیا وہ مجھ پر مہربان ہے

۷ ۔ انّی معک یا ابراھیم

ترجمہ ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم ۔

۸ ۔ لا تخف صدقت قولی

ترجمہ ۔ تو کچھ خوف نہ کر میں نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا یعنی سچی کر کے دکھاؤں گا ۔

۲۷ اگست ۱۹۰۷ء ۔ صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب جو سخت تپ سے بیمار ہیں اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہیں ان کی نسبت آج الہام ہوا

قبول ہو گئی ۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا

یعنی یہ دعا قبول ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے ۔ یہ پختہ طور پر یاد نہیں رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی اور نویں دن تپ کے ٹوٹ جانیکی خوشخبری پیش از وقت عطا کی ہے نویں دن کی تصریح نہیں کی اور نہ ہو سکتی ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ تپ کی شدید حالت جس دن سے شروع ہوئی وہ ابتدا مرض کا ہوگا ۔ واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ایک سوال از مولوی عبدالوہاب دہلوی اور اوس کا جواب شافی و کافی

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہی

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے رسائل اور کتب مین تحریر فرمایا ہے ۔ کہ درصورت دوبارہ نزول حضرت عیسیٰ کے جیسا کہ مخالفین کا عقیدہ ہے ۔ حضرت عیسیٰ کا جواب جو فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم ہے ۔ غلط ہوا جاتا ہے ۔ کیونکہ دوبارہ نزول ان کا اگر مانا جاوے تو حضرت عیسیٰ کو اہل کتاب کے مشرک ہونے کی خبر ضرور ہوگی کیونکہ انہون نے اہل کتاب کو بوقت نزول ثانی اپنے کے اتخاذ الٰہ کا قائل پایا ہوگا اور آسمان سے اوتر کر اسی کفر و شرک کو اون کے دور کیا ہوگا ۔ حتی کہ تمام اہل کتاب اون پر ایمان لے آوین گے ۔ انتہٰی ۔ یہ حضرت مرزا صاحب کی تحریر ہے جو ان کی کتابون مین لکھی ہوئی ہے ۔ لیکن یہ استدلال مرزا صاحب کا عدم نزول ثانی مسیح پر غلط ہے کیونکہ اسی رکوع سے پہلے رکوع مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا ۔ اس آیت مین تمام رسولون نے بالکل اپنے علم کی نفی ہی کی ہے ۔ کیونکہ لفظ علم کا جو نکرہ ہے جیز نفی مین وارد ہوا ہے اور الرسل سے بھی جملہ رسل مراد ہین جبتک کہ کوئی مخصص موجود نہو اور چونکہ حضرت عیسیٰ بھی رسول ہین تو اس لئے وہ بھی الرسل مین داخل ہین ۔ پس جس طرح کہ اس آیت مین نفی علم کی قائل تمام رسول ہوئے اوسی طرح حضرت عیسیٰ بھی باوجود نزول ثانوی کے نفی علم کے قائل ہوئے ہین ۔ باوجودیکہ آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الآیۃ مین نفی علم کی حضرت عیسےٰ سے صرف مفہوم ہوتی ہے ۔ منطوق نہین ہے لیکن آیت قالوا لا علم لنا مین نفی علم کی منطوقاً و نصاً موجود ہو پس جو تاویل قالوا لا علم لنا مین کی جاوے گی ۔ وہی تاویل بعینہا کنت انت الرقیب مین بطریق اولیٰ کی جاسکتی ہے ۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا ۔ الحاصل یہ استدلال حضرت مرزا صاحب کا عدم نزول ثانوی حضرت عیسےٰ پر ٹھیک نہین ہو سکتا اور نہ آیت کنت انت الرقیب علیھم منافی ہے ۔ نزول ثانوی عیسےٰ پر اور سائل یہ نہین کہتا ہے ۔ کہ قالوا لا علم لنا مین کوئی تاویل صحیح نہین ہوسکتی ۔ مگر یہ ضرور کہتا ہے ۔ کہ جو تاویل قالوا لا علم لنا مین کی جاسکتی ہے ۔ وہی تاویل یہان پر بھی ہوسکتی ہے ۔

الجواب

یہ سوال ناشی ہے علوم آلیہ کی بے خبری کی وجہ سے ۔ کیونکہ دونون سوالون اور اون کے جوابون مین تفاوت زمین و آسمان کا ہے ۔ اب اس تفاوت کو سمجھ لو ۔ کہ لفظ ماذا مین حرف ما استفہام کے لئے ہے اور ذا بمعنی الذی کے ہے دیکھو وجوہ الاعراب امام ابوالبقا وغیرہ کو ۔ اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ لفظ الذی کا بسبب موصول ہونے کے حقیقتاً عموم کے لئے آتا ہے ۔ اس لئے لفظ ماذا استو کی تمام حالات کو شامل ہے ۔ خواہ وہ حالات ظاہری ہون یا باطنی ۔ جسمانی ہون یا روحانی ۔ اور قرآن مجید مین لفظ ماذا کا ذکر جس کے معنی موجب تصریح امام فن لغت اور امام فن اعراب کے بمعنے ما الذی کے ہی بہت جگہ وارد ہوا ہے اور اکثر جگہ پر اوس سے عموم ہی مراد ہے ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ماذا اراد اللہ بھذا مثلاً یعنی ما الذی اراد اللہ بھذا مثلاً ایضاً فماذا تامرون ۔ ماذا تفقدون فانظر ماذا یرجعون ۔ فانظری ماذا تامرین ۔ قالوا ماذا قال ربکم اورونی ماذا خلقوا ۔ ماذا تعبدون ۔ اورونی ماذا خلقوا من الارض ماذا قال انفا ۔ وغیرہ وغیرہ ان جملہ آیات مین ذا بمعنی الذی کے ہی آیا ہے ۔ پس ماذا اجبتم کے معنی ما الذی اجبتم ہوئے جو عموم حالات سے سوال کیا گیا ہے اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ حالات انسانی خواہ ظاہری ہون یا باطنی ۔ جسمانی ہون یا روحانی ۔ یعنے اعمال ہون یا عقائد ماتحت احکام آلہی کے ہونے ضروری ہین ۔ کہ درصورت موافقت کے باعث نجات ہین ۔ اور درصورت مخالفت کے موجب سخط آلہی کے ہین اور پھر اگر امعان نظر کی جاوے تو ان اعمال اور عقائد کے مراتب باعتبار اخلاص و کمال اخلاص و ضعف اخلاص کے بھی درجات مختلفہ رکھتے ہین مثلاً ایک تو عمل نماز کا وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور دیگر مخلصین صحابہ سے صادر ہوتا تھا اور دوسرا نماز کا عمل وہ ہے جس کو شیخ سعدی نے بیان کیا ہے ؎

کلید در دوزخ است آن نماز ۔ کہ در روئے مردم گذاری دراز ۔ کہ داندکہ در بند حق نیستی اگر بے وضو در نماز ایستی ۔

یہ تو تھا امرت کے اعمال ظاہری ۔ آگے رہے عقائد متعلق الٰہیات و نبوات و معاد کے اون کی خبر سوائے علام الغیوب کے کسی کو بھی نہین سکتی ہے خاکسار نے مالک یوم الدین کی تفسیر مین ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ ہے ۔ کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ اُولیٰ یعنے دنیا و عقبےٰ یعنی آخرت دونون کا مالک ہے ۔ پھر ملکیت کی تخصیص یوم الدین کی ساتھ کیون فرمائی گئی ہے ۔ وجہ یہ کہ ذات پاک مالک دار الجزا کے لئے لازم ہے کہ دار العمل دنیا کے ہر ایک عمل جزوی و کلی مخلصانہ و غیر مخلصانہ کو بھی بخوبی جانتا ہو اور بمقدار اخلاص و کمال اخلاص و عدم اخلاص و ضعف اخلاص وغیرہ وغیرہ سے پورا علیم و خبیر ہوتا کہ بحکم جزاءً وفاقاً کے عمل کے موافق جزا دیجاوے ورنہ ظلم لازم آویگا ۔ پس جو ذات پاک مالک دار الجزا یعنی مالک یوم الدین فرما دینے کی کوئی ضرورت نہ رہی ۔ کہ مالک دار العمل فرمایا جاتا ۔ کیونکہ کلام بلیغ کے لئے ضروری ہے کہ غیر ضروری شئے کا ذکر نہ کیا جاوے تاکہ حشو لازم نہ آوے ۔ اس لئے صرف مالک یوم الدین ہی فرمایا گیا ۔ الحاصل چونکہ جملہ اعمال و عقائد امت کی تبلیغ و تعلیم انبیاء کے لئے ضروری تھی اس لئے ماذا اجبتم اون سب کو شامل ہے ۔ پس اس لئے ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ نہین ہوسکتا ۔ کیونکہ ہر ایک اعمال و عقائد اور ان کے مدارج کا احوال بجز علام الغیوب کے نہ کسی نبی کو معلوم ہوسکتا ہے اور نہ کسی ولی کو ۔ اور آیت فلما توفیتنی مین جو ایک معین کے سوال کے جواب مین ہے اس کا قیاس کرنا آیت قالوا لا علم لنا پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ یہان پر ایک سوال خاص ہے ۔ یعنی صرف اتخاذ الٰہ کا سوال ہے لہٰذا ایک خاص جزئی سوال کے جواب مین حضرت عیسیٰ کو اپنی لاعلمی کا بیان کرنا خلاف واقع ہے اس لئے حضرت عیسےٰ کے نزول ثانی کے لئے یہ آیت منافی ہوئی جاتی ہے اس جگہ پر ایک سوال اور ہے وہ یہ کہ انبیاء اور نیز بعض اولیا قیامت کے روز اپنی اپنی امت اور جماعت کے لئے گواہ ہو کر بھی پیش کئے جاوین گے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا ۔ ایضاً و کذالک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس و یکون الرسول علیکم

شہیدا۔ پس جبکہ انبیاء اور بعض اولیاء کو اپنی اپنی اُمت اور جماعت کا علم ہی نہین ہے۔ تو پھر وہ شہادت کیون کر دے سکین گے۔ شاہد کے لئے ضروری ہے۔ کہ مشہود علیہ کے حالات سے واقف ہو۔

الجواب

ان آیات مین جملہ حالات جزوی وکلی کی شہادت مفصلاً مراد نہین ہے۔ بلکہ صرف وہ کفر وشرک، وتکذیب ظاہری یا اسلام ظاہری مراد ہے۔ جہان تک انبیاء علیہم السلام کو مشاہد ہوا تھا یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے ان کو معلوم ہوگیا تھا یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی منافق یا کافر یا مومن کسی مخفی حال سے ان کو مطلع فرمایا تھا یا کسی مومن کے صدق وکمال اخلاص سے ان کو اطلاع دی تھی کیونکہ علم غیب خاصہ اسی علام الغیوب کا ہے۔ حدیث متفق علیہ مین موجود ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین۔ انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضہم ان یکون ابلغ بحجتہ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ھی قطعۃ من النار فلیحملھا او یذرھا۔ حاصل ترجمہ یہ ہے کہ مین بھی بشر ہون اور یہ بالاتفاق ہوجاتا ہے کہ مقدمات مین جھگڑنے والے میرے پاس آتے ہین اور بعض خصم ایسے لسان ہوتے ہین کہ اپنی حجت کے بیان کرنے مین دوسرے فریق پر غالب آجاتے ہین اور مین اچھا دا سمجھ لیتا ہون کہ وہ صادق ہے۔ یعنے باوجودیکہ نفس الامر مین وہ کاذب ہے اور اسی کے حق مین فیصلہ کر دیتا ہون حالانکہ وہ اصل مین باطل پر ہوتا ہے۔ پس جس شخص کے لئے کسی مسلمان کے حق کا مین بظاہر فیصلہ کر دون تو وہ اندرین صورت اس کے لئے ایک ٹکڑا دوزخ کا ہوتا ہے۔ چاہے تو وہ دوزخ کو خرید لے۔ یا دوزخ کو چھوڑ دیوے مطلب یہ کہ دوزخ کا خریدنا اس کو ہرگز نہین چاہیئے اور میرے ظاہری فیصلہ پر کبھی فریفتہ ہونا نہین چاہیئے۔ انتہی۔ اور بھی صدہا نصوص بینہ قرآن مجید کی دلالت صریحہ کر رہی ہین۔ کہ انبیاء و اولیاء عالم الغیب نہین ہوتے ہین۔ قال اللہ تعالےٰ۔ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ایضاً ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء۔ پس توفیق وتطبیق ان آیات اور آیات شہادت مین یہی ہے۔ کہ مراد شہادت انبیاء سے انہین امور کی شہادت ہے جو انبیاء کو مشاہد ہو گئی ہون۔ یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے انہون نے کوئی حال معلوم کر لیا ہو یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی کے حال صدق واخلاص یا نفاق وکفر سے دنیا مین ان کو اطلاع فرمادی ہو۔ اور پھر دیکھو کہ اسی آیت کو کہ لا علم لنا کے سیاق مین کہا گیا ہے۔ کہ انک انت علام الغیوب۔ یعنے وہ حالات جزئیہ جو ہماری نظرون سے مخفی ہین۔ اس کا علم ہم کو ہرگز حاصل نہین ہوسکتا ان سب کا جاننے والا تو تو ہی ہے۔ نہم پھر مین اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون کہ جو سوال حضرت عیسےٰ سے کیا گیا ہے وہ تو ایک خاص حالت سے سوال ہے۔ جس کا علم حضرت عیسےٰ کو بوقت نزول ثانوی کے یقینی طور پر ہوگیا ہوگا کیونکہ بصورت نزول ثانوی کے اس کو مشاہد کر لیا ہوگا۔ مثلاً ہمارے اس زمانہ مین کون نہین جانتا۔ کہ عیسائیون نے حضرت عیسےٰ اور ان کی والدہ کو معبود قرار دے لیا ہے اور مخالفین کے نزدیک نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا اگر ہووے گا تو خاص اسی اتخاذ الہ کے رد اور نفی کرنے کے لئے ہووے گا اور انہین شرکیات کا قلع وقمع حضرت عیسےٰ بوقت نزول ثانوی کے فرمادین گے۔ پس اس خاص امر یعنی اتخاذ الہ کی نسبت حضرت عیسےٰ کا یہ کہہ دینا کہ یا اللہ تجھی کو اس کی خبر ہے یعنی مین کچھ نہین جانتا بالضرور خلاف واقع اور کذب ہے جس کی تکذیب کے لئے یوم ینفع الصادقین صدقہم۔ اسی کے آگے فرمایا گیا ہے۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے روز حشر مین حضرت عیسےٰ ایسا کذب صریح جناب باری مین بیان کرین۔ پس دونون سوالون اور ان کے جوابون مین بون بعید موجود ہے

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا۔

بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ سائل حضرت عیسےٰ کے نزول ثانوی کا ایسا معتقد ہے۔ کہ قرآن مجید مین بھی تناقض ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اس کی خواہش ہے۔ کہ قرآن مجید مین تناقض ثابت ہو جاوے تو ہو جاوے۔ مگر حضرت عیسےٰ کی حیات اور نزول ثانوی قائم رہے وانیٰ لہ ذالک۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ کی وفات تو قطعی طور پر فلما توفیتنی سے اور نیز دیگر نصوص قرآنیہ سے ثابت ہوچکی ہے اور آیت کنت انت الرقیب علیہم وانت علیٰ کل شیء شہید۔ تو جواب واقع ہوا ہے فلما توفیتنی کا اور معنی توفیتنی کے یہان پر بجز موت کے نوم کے بھی نہین ہوسکتے ہین جیسا کہ کتب ورسائل سلسلہ مین کالشمس فی نصف النہار ثابت کیا گیا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ کا کہنا کہ کنت انت الرقیب علیہم وانت علیٰ کل شیء شہید کیا صادق مقولہ ہے جس مین ایک ذرہ بھر خلاف نہین۔ مگر اسی صورت مین کہ وفات کے بعد نزول ثانوی واقع نہ ہووے۔ کیونکہ کسی نبی کو اپنی وفات کے بعد اپنی امت کا حال کچھ بھی معلوم نہین ہوسکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ تعالیٰ۔ اور پھر جب کہ یہ لحاظ کیا جاوے کہ نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا شاید تب ہوسکتا ہے کہ ان کی وفات واقع نہ ہوئی ہوتی اور جبکہ وفات ہوچکی ہے تو پھر نزول ثانوی چہ معنی دارد۔ بالآخر یہ عرض ہے۔ کہ قرآن مجید مین تعارض ہرگز ہرگز واقع نہین ہوسکتا۔ وان کان علیٰ زعم المخالفین۔ پس ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا۔ اپنی جگہ پہ نہایت مناسب اور صحیح ہے۔ کہ ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتا اور فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علیٰ ہؤلاء شہیدا اپنے معنے اور مراد کے ساتھ نہایت درست ہے۔ کہ شہادت انبیاء کی بروز قیامت انہین اعمال اور عقائد پر ہووے گی جو ان کو دنیا مین معلوم ہوچکے تھے اور جواب حضرت عیسےٰ کا فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علیٰ کل شیء شہید۔ کیا اصدق الاقوال ہے۔ کہ بعد ان کی وفات کے نصاریٰ کے اتخاذ الہ کی ان کو کیا خبر ہوسکتی ہے لیکن یہ جواب مذکور حضرت عیسیٰ کا درصورت ان کے نزول ثانوی کے حسب تقریر حضرت اقدس کے ضرور بالضرور غلط ہے۔ لہذا ایسے امر غلط کا اندراج قرآن مجید کی شان عالی سے بالکل پاک اور مبرا ہے۔ بشرطیکہ تدبر کیا جاوے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

محمد احسن امروہی

مسیح موعود کی جماعت کو جہاد کی ممانعت

برٹش گورنمنٹ کو ہندوستانی مسلمانوں پر حکومت کرنے کے راہ میں سب سے بڑی مشکل مسئلہ جہاد ہے جسکو ممکن ہے کہ بعض دیگر تعلیم یافتہ مسلمانوں نے بھی کسی حد تک ایسے رنگ میں سمجھا ہو جو درست ہو لیکن وہ شخصی اور مختلف رائیں عوام کو ایسا فائدہ نہیں دے سکتیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا حکم۔ جو حیثیت ایک چار لاکھ اور اس پر روز افزوں ترقی کرنیوالی تعداد کی جماعت کے لئے جہاد کی خرابیوں سے رکنے اور دوسروں کے روکنے کے ذریعہ سے گورنمنٹ کے راہ سے ان کانٹوں کو ہٹاتا ہے۔ چونکہ آجکل پولیٹکل اپیل کا زمانہ ہے اسواسطے ہم اپنی جماعت کی یاد دہانی اور سرکاری افسروں کی توجہ کیواسطے حضرت کا حکم جو آج سے آٹھ نو سال پہلے ممانعت جہاد کے لئے نظم کے لطیف پیرایہ میں شائع ہوا تھا اس جگہ خوشخط درج کر دیتے ہیں۔

ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

۲۔ اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے — دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

۳۔ اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

۴۔ دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

۵۔ کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو — جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

۶۔ کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر — کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

۷۔ فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ — عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

۸۔ جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا — جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا

۹۔ پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند — کھیلیں گے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند

۱۰۔ یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا — بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

۱۱۔ یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا — وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

۱۲۔ اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے — کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

۱۳۔ القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان — کر دیگا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں

۱۴۔ ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں — اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

۱۵۔ اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی — وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

۱۶۔ وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی — وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

۱۷۔ وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی — وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

۱۸۔ وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی — خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

۱۹۔ دل میں تمہارے یار کی اُلفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

۲۰۔ حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں حلاوت نہیں رہی

۲۱۔ وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

۲۲۔ دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

۲۳۔ وہ اُنس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

۲۴۔ ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

۲۵۔ سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

۲۶۔ خوانِ تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

۲۷۔ مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

۲۸۔ سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی

۲۹۔ تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

۳۰۔ اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

۳۱۔ اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

۳۲۔ ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

۳۳۔ اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

۳۴۔ اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

۳۵۔ کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

۳۶۔ تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

۳۷۔ کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

۳۸۔ سب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اُس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

۳۹۔ اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیروں کے بچل سزا ہوئے

۴۰۔ سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

۴۱۔ پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

۴۲۔ پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجیئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجیئے

۴۳۔ ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

۴۴۔ اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

۴۵۔ یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

۴۶۔ اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

۴۷۔ تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

۴۸۔ پر تم نے اُن سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

۴۹۔ بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

۵۰۔ باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

۵۱۔ اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں

۵۲۔ آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں

۵۳۔ تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

۵۴۔ لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

۵۵۔ ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام مریدون کیلئے عام ہدایت

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب ویسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہین کہ جب کسی گاؤن یا شہر کے کسی محلہ مین طاعون پیدا ہو۔ تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤن یا اس شہر کے اس محلہ کے لوگ جن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے۔ فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دین۔ اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین مین جو اس تاثیر سے پاک ہے۔ رہائش اختیار کرین۔ سو مین دلی یقین سے جانتا ہون۔ کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور مجھے معلوم ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب کسی شہر مین وبا نازل ہو۔ تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دین ورنہ خدا تعالےٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہرین گے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقلمندی مین داخل ہے۔ کتب تاریخ مین لکھا ہے۔ کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے۔ تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک مین سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمر رضؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگون نے عرض کی کہ یا خلیفۃ اللہ کیون آپ ارادہ کو ملتوی کرتے ہین۔ کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہین تو انہون نے فرمایا۔ کہ ہان مین ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہون۔ سو مسلمان کو نہین چاہیئے۔ کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو۔ کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے اب تک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اُس شخص جیسا کوئی نادان نہین کہ جو گورنمنٹ کے ان کامون کو بدظنی سے دیکھتا ہے سوائے میری جماعت! تم اطاعت کرنے مین سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتون کی جان کو بچائیگا مین تمہین حکم کرتا ہون کہ اگر تمہارے کسی شہر مین خدانخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے۔ تو سب سے پہلے تم اُس زمین کو چھوڑ دو۔ جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہان مین اسی قدر پر کفایت نہین کرون گا۔ کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! مین اس بات سے بھی تمہین اطلاع دیتا ہون۔ کہ یہ طاعون خود بخود اس ملک مین نہین آئی۔ بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے۔ جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے۔ کہ کثرت گناہون کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے۔ سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو گے۔ جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہون سے آلودہ ہین۔ اے میری جماعت! مین ہمیشہ تم مین نہین رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو۔ کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہین ہوتا۔ جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پا لے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو۔ کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اس پر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی۔ کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہین۔ منہ پھیر لو۔ مین وہی بات کرتا ہون جو تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ مجھے ضرورت نہین کہ گورنمنٹ کی خوشامد کرون۔ کیونکہ ایک ہی آقا ہے۔ جس کا مین نے دامن پکڑا ہے وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہون کہ اس وقت تک کہ مین مرون۔ کسی دوسرے کا محتاج نہین ہونگا۔ مگر اس بات کو کیون کر چھپایا جائے۔ کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ ہم اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کرین۔ ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہین جو ہمین پناہ دے سکے جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے۔ اس کے ہم ناشکر گزار ہون گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرین اور اگر مین اس رائے مین غلطی کرتا ہون تو مجھے بتاؤ۔ کہ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاوین تو ہمارا ٹھکانہ کہان ہے تم سن چکے ہو۔ کہ ہمارے مخالف مولوی جن کے ہم زبان اس ملک مین اور دوسرے ملکون مین کروڑہا انسان ہین صدہا رسالون اور اشتہارون اور اخبارون مین ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہین۔ اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہین۔ بلکہ گذشتہ دنون مین مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈووکیٹ کہلاتا ہے۔ اور ایک اور صاحب سید محمد نام بھی فتوی ہمارے واجب القتل ہونے کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مین شائع کر چکے ہین اب بتلاؤ۔ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہان ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہین پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو۔ کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہین ہے۔ کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالےٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھہرایا ہے۔

یہان اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بڑھا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کرین۔ ان کو ہر طرح سے مدد دے اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اس لئے ہم یہ بھی امید کرتے ہین۔ کہ ایسے اضلاع مین جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہین۔ جہان باہر میدانون مین نکلنے مین جانون کا خطرہ ہے۔ اور خصوصاً احمدیون کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہین۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس نے مالون کی محافظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگون کی جانون کی حفاظت کا بھی انتظام کرے گی۔ پس جو لوگ باہر نکلین انہین چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ مین ایسی درخواست کرین کہ گورنمنٹ ان کی جانون اور مالون کی محافظت کا کافی انتظام کرے

والدعا

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود

۲۲ اگست ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

جو اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی نے بروز جمعہ قبل از نماز عصر حضرت کی خدمت میں سنائی اور حضرت نے فرمایا کہ بڑی لطیف نظم ہے۔ اخبار بدر میں چھپنے کیلئے دیدو

بچالے رنج و حرمان سے چھڑا لے قید عصیان سے
مسیحائے زمان بڑھ کے ہے تو ہر جن و انسان سے
ترا رتبہ ہے بڑھ کر جبکہ داؤد و سلیمان سے
ہے تیرے آستان پر اک ہجوم راستان ہر دم
بنایا اس نے وقف تلخکامی جان شیرین کو
نجیب آباد ہو یا لکھنو ہو یا کہ دلی ہو
نہ کچھ گلچین کا کھٹکا ہے نہ کچھ صیاد کا غم ہے
کلید کامیابی بنگئی ہر ایک ناکامی
اقارب ہین عقارب نیش زن احباب ہین دشمن
بھرا ہے دامن امید کیا کیا کامیابی سے
بہت سی سختیان اب تک بھی ہین زنجیر پا باقی
غم فرط گنہگاری ہے نشتر زن رگ جان پر
غم روز جزا نے لوٹ لی جمعیت خاطر
ترا دست توجہ دستگیری کچھ بھی فرمائے
تسلط قلب پر میرے نہ حاصل اس کو ہو ہرگز
تعلق مدتون میرا رہا عشق مجازی میں
مگر اب تو تصور سے بھی اس حالت کے نفرت ہے
ہے تیرے عشق مین لیکن عجب حالت مرے دل کی
ہے کوئی چیز سینہ مین گھٹا جاتا ہے دم جس سے
اسی کو عشق کہتے ہین جو ہے غارت گر راحت
سوا ہے عشق احمد جبکہ اس عشق مجازی سے
وہی جوش جنون ہے پھر وہی بیتابیان دل کی
بہار باغ احمد جوش پر ہے ضبط ہو کیون کر
مجھے امید ہے یہ جوش الفت رنگ لائیگا
جسے فرہاد کہتے ہین وہ اک مزدور ہی تو تھا
اگر اب قیس بھی ہوتا تو وہ غرق عرق ہوتا
نہ ہون مین بلبل خستہ نہ ہون قمری افسردہ
گل [illegible] مہدی مسعود گل ہے تو مین بلبل ہون
بس اب [illegible] جوش لے اکبر بیان وجد دل تیرا
مخاطب ہو کے پھر کہتا ہون مین مہدی دوران سے

مخاطب ہو کے یہ کہتا ہوں میں مہدی دوران سے
ترے رتبہ کو دیکھے کوئی آکر چشم عرفان سے
تو ہو سکتی نہین دارا کو نسبت تیرے دربان سے
ترے خدام ہین اکثر سوا رتبہ مین لقمان سے
نہین ہے چاشنی جنس جو تری اس بزم عرفان سے
بھلا جاتا کہاں ہون مین بہشت کوئے جانان سے
یہ کسکی تاب ہے مجھ کو نکالے اس گلستان سے
عجب کچھ گل کھلے گل چینئ خار مغیلان سے
چھٹا ہون احمدی بن کر مین بکی قید احسان سے
ہے جب سے گوہر غلطان کی بارش ابر مژگان سے
مثال نالۂ زنجیر مین نکلا ہون زندان سے
عطا کر مرہم تسکین مسیحا دست احسان سے
پریشان مین سوا ہون آجکل زلف پریشان سے
تو مثل آئینہ دامن ہو میرا پاک عصیان سے
بچالے اپنے خادم کو مسیحا دست شیطان سے
کبھی گیسوئے پیچان سے کبھی زلف پریشان سے
نہین گرتی ہے اب بجلی تبسم ہائے جانان سے
زبان سے ہو وہ ظاہر ہے یہ باہر میرے امکان سے
پھٹی جاتی ہے چھاتی ضبط ہو کس طرح انسان سے
مگر راحت عجب کچھ ہے اسی مین سوز پنہان سے
تو خون ضبط بہ نکلے نہ کیونکر پھر رگ جان سے
لہو جاری ہے پھر بن بن کے پانی چشم گریان سے
جنون تازہ ہوا پھر نالہ ہائے عندلیبان سے
سنونگا حرف تسکین مین لب مہدی دوران سے
بھلا کیا مجھ کو نسبت ایسے اک مرتبہ انسان سے
طریق عشق مجھ سے سیکھتا اگر بیابان سے
نہ گل سے واسطہ مجھ کو نہ کچھ مطلب گلستان سے
غرض ہے عشق مجھ کو تو فقط مہدی دوران سے
طبیعت مین نہ بڑھ جائے شب تاریک ہجران سے
بچالے رنج و حرمان سے چھڑا لے قید عصیان سے

نظم

(از حافظ سید تصدق حسین صاحب مہاجر)

کیوں مجھ پہ نظر مہر کی شاہا نہیں کرتے
کیوں ذرہ نوازی میرے مولا نہیں کرتے

کیوں میری دوا میرے مسیحا نہیں کرتے
کیوں آپ علاج دل شیدا نہیں کرتے

جان بخشی ترا دلی ہے اک اعجاز تمہارا
کیوں میرے دل مردہ کو زندا نہیں کرتے

بے دین ہین بدبخت ہین مردود ازل ہین
خاک در دالا کو جو سرما نہیں کرتے

جو دل سے مٹاتے نہین اس نقش خودی کو
دیدار خدا مر کے بھی پایا نہیں کرتے

وہ دشمن جان اپنے ہین اور اندھے ہین دلکے
جو قلب مین الفت تری پیدا نہیں کرتے

ایمان ہے مرا آپ مسیحائے زمان ہو
وہ کرتے ہو جو حضرت عیسیٰ نہیں کرتے

پرواہ نہین جز غم دین ان کو شب و روز
دنیا پہ نظر بھی تیرے شیدا نہیں کرتے

اللہ کی امداد ہے جن لوگون کے ہمراہ
جو لڑتے ہین ان لوگون سے اچھا نہیں کرتے

اے منکرو! تم کو تکبر نے ڈبویا
ورنہ یم رحمت سے کنارا نہیں کرتے

مامور من اللہ سے ٹھانی ہے لڑائی
کیوں بے خرد و خوف خدا کا نہیں کرتے

اللہ کے غصہ کے نشان دیکھ رہے ہو
پھر ڈرتے نہین قہر سے تقویٰ نہیں کرتے

اللہ نے تمہارے لیے بھیجا ہے مسیحا
تم پھر بھی علاج اپنے مرض کا نہیں کرتے

پیدا ہی نہین جن کی طبیعت مین رسائی
وہ بات کی تہ تک کبھی پہونچا نہیں کرتے

جھٹلاتے ہین بدبختی سے صادق کو ستم ہے
مطلق یہ کبھی خوف خدا کا نہیں کرتے

کچھ دل مین ڈرو قہر خدا سے میری پیارو
دن کاٹتے غفلت مین ہو اچھا نہیں کرتے

خفاش بصیرت جماز ہے میں آدلیں آد [illegible]
خورشید کے جلوے انہیں سوجھا نہیں کرتے

دیگر

عزیزو جو حق کی رضا چاہتے ہو
خدا کے پیارے بنا چاہتے ہو

کرو خاک بوسی مسیح زمان کی
جو اللہ کو خوش کیا چاہتے ہو

کرو زہد و تقویٰ شرارت کو چھوڑ دو
جو دونوں جہان کا بھلا چاہتے ہو

نہ ٹھٹھا کرو بات پر مرسلون کی
خدا سے جو نور و صفا چاہتے ہو

نہ تکلیف دو بندگان خدا کو
اگر رحمت کبریا چاہتے ہو

خدا سے ڈرو یہ مصیبت کے دن ہین
دعائین کرو جو بھلا چاہتے ہو

خبر زلزلون کی خدا دے رہا ہے
تم اس فتنہ سازی سے کیا چاہتے ہو

جفاکاریان چھوڑ دو بہر مولا
جو اللہ سے تم وفا چاہتے ہو

طبیب الٰہی بلاتا ہے تم کو
چلو جو مرض کی دوا چاہتے ہو

بنو تم گدا آج احمد کے در کے
جو سلطان بننا بنا چاہتے ہو

کرو آکے بیعت امام زمان کی
جو نار سقر سے بچا چاہتے ہو

او تیں اس کے در پر کرو جبہ سائی
اگر تم خدا کی رضا چاہتے ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

تاج الدین ولد عبد اللہ ۔ گنہالیان ضلع سیالکوٹ
بہاؤ الدین ولد شاہ دین صاحب 〃 〃 〃
محمد دین ولد حسین بخش صاحب 〃 〃 〃
حسین بخش ولد نظام الدین 〃 〃 〃
یوسف علی ۔ محرر چونگی ۔ چنیوٹ ضلع جھنگ
فضل کریم ۔ ویٹرنری اسسٹنٹ ۔ گوجرات
خلیل محمد نمبردار ۔ ہیران ضلع لودیانہ
عنایت اللہ ۔ کہماچون ۔ بنگہ ۔ جالندہر
عبد المجید خان ویٹرنری اسسٹنٹ کیڈر ۱۰ لاہور
بڈہے خان ۔ انجن ڈرائور ۔ اوجھانوالی
غلام حیدر ۔ نیکسمگنج ۔ تحصیل مردان
سعد اللہ 〃 〃 〃
فقیر محمد ۔ محکمہ بارک ماسٹری ۔ نوشہرہ
مساۃ پناہ بی بی ۔ گنہالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
حسین بخش معہ اہلیہ 〃 〃 〃
نواب خان معہ اہلیہ 〃 〃 〃
زینب 〃 〃 〃
غلام قادر دوگا مان 〃 〃 〃
اہلیہ نظام الدین صاحب 〃 〃 〃
اہلیہ بہاؤ الدین صاحب 〃 〃 〃
مسمات جنت بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ میاں شہاب الدین صاحب 〃 〃
میاں فیروز الدین صاحب
میاں بہاول خان صاحب 〃 〃 〃
میاں غلام محمد صاحب نقل نویس راولپنڈی
میاں کلن خان صاحب میرٹھ مقبرہ آلو
میاں بوستان خان موضع جلال سندا راولپنڈی
حافظ الٰہی بخش صاحب ۔ پٹیالہ
میاں قطب الدین صاحب ۔ حسن پور
محمد علی صاحب ۔ گنہالیان پسرور سیالکوٹ
احمد علی صاحب 〃 〃 〃
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
میاں خورشید عالم صاحب 〃 〃 〃
مسمات حسن بی بی 〃 〃 〃
مساۃ رسول بی بی 〃 〃 〃

مساۃ رسول بیگم گنہالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
مساۃ سردار بیگم 〃 〃 〃
مساۃ راج بی بی 〃 〃 〃
مساۃ ریشم بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ احمد علی صاحب 〃 〃 〃
رسول بی بی اہلیہ میاں غلام علی 〃 〃 〃
طالع بی بی اہلیہ کرم دین صاحب 〃 〃
مسمات رابعہ بی بی 〃 〃 〃
مسمات فاطمہ بی بی 〃 〃 〃
میاں اقبال احمد صاحب 〃 〃 〃
میاں بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃
میاں مولا بخش صاحب 〃 〃 〃
مدد خان صاحب ٹرک کمپنی نمبر ۹ سوچ گورکھہ کشمیر
سندھو خان صاحب معہ اہلیہ ۔ کاٹھہ گڑھ ہوشیارپور
میاں نذر محمد صاحب 〃 〃 〃
مسمات ودلی 〃 〃 〃
مسمات الفت بی بی 〃 〃 〃
مسمات رحیمی 〃 〃 〃
مسمات عظمت بی بی 〃 〃 〃
گھسیٹا ۔ چونڈہ ۔ سیالکوٹ
میاں احمد دین صاحب 〃 〃
میاں اللہ دتا صاحب گنہالیان پسرور سیالکوٹ
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
مسمات نابی 〃 〃 〃
مسمات محمد بی بی 〃 〃 〃
میاں چراغ دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
میاں بڈہا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں ملیح اللہ صاحب 〃 〃 〃
میاں حاکم 〃 〃 〃
میاں فضل دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
ملک محمد صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
سید محمد ارزانی صاحب 〃 〃 〃
میاں بوٹا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں حسین معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں حاکم معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں سید احمد صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں مہتاب خان صاحب 〃 〃 〃

نواب ۔ گنہالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
سردار معہ اہلیہ 〃 〃 〃
منشی راول معہ اہلیہ ۔ سرہالہ کلاں ہوشیارپور
میاں کریم بخش صاحب ۔ سیالکوٹ
اہلیہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم ۔ رام سر بھاگلپور
میاں عبد المطلب صاحب کوٹ چہوکرہ مردان
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ گنہالیان پسرور سیالکوٹ
قادر 〃 〃 〃 〃
میاں یارا 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
میاں کرم دین صاحب 〃 〃 〃
میاں غلام حیدر صاحب 〃 〃 〃
میاں حسین صاحب 〃 〃 〃
ملا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
حسین بی بی اہلیہ حسین 〃 〃 〃
ابراہیم معہ اہلیہ 〃 〃 〃
مساۃ حیات بی بی اہلیہ نظام الدین 〃 〃 〃
امام بی بی والدہ ابراہیم 〃 〃 〃
رحمت خان ولد عبد الکریم 〃 〃 〃
محمد بی بی اہلیہ حیات محمد 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
عمر بی بی 〃 〃 〃
میاں رحمت اللہ صاحب 〃 〃 〃
نور احمد صاحب 〃 〃 〃
سید بی بی والدہ نور احمد صاحب 〃 〃 〃
مسمات بڈہی اہلیہ جھنڈا 〃 〃 〃
یوسف علی شاہ صاحب ۔ چنیوٹ جھنگ
میاں نتھو ۔ گڈہ شنکر
میاں عبد الصمد طالب علم انگلش ہائی سکول
بھگو سرائے مونگیر
مسمات غلام فاطمہ دختر محمد دین دہرم کوٹ بگہ
ضلع گورداسپور
میاں مسسے ۔ نور پور چک ۲۴۷ تحصیل سمندری
میاں امام الدین صاحب وزیر آباد
مستری حسن الدین صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ملتان
میاں عبد الواحد صاحب 〃 〃

میاں محمد ۔ ملتان
میاں سلطان محمد صاحب کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ
میاں شمس الدین صاحب پیرزادہ بنور
نواب خان صاحب سفید پوش موضع مدم
بھگواڑہ ۔ جالندہر
میاں رمضان ۔ بن باجوہ ۔ سیالکوٹ
میاں محمد بخش صاحب ۔ کہاریاں ۔ گجرات
شیخ نیاز دین صاحب ۔ مردان
رحیم بخش صاحب کمپونڈر ملٹری ہسپتال گڈ ملتان
مسمات بیگم بی بی اہلیہ اللہ دتا صاحب
مسمات مائی مسوران کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازیخان
مسمات عائشہ 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب نمبردار موضع لاٹھر ۱۶۱۲
سانگلہ ۔ گوجرانوالہ
محمد شریف ولد امیر شاہ صاحب تاجر کرنگو برٹش
ایسٹ افریقہ ۔
میاں عبد اللہ خان صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر
ادینہ پور ۔ ضلع کراچی ۔
میاں رحمت اللہ صاحب مصار بنوڑ ریاست پٹیالہ
اہلیہ امام الدین صاحب جسوکے مابر ۔ دوالہ گجرات
مسمات محفوظ بی بی بنت حافظ نور الحسن صاحب
منٹگمری ۔
میاں اللہ بخش معہ اہلیہ ۔ کٹڑہ رام گڑھیاں
امرتسر ۔
چینڈا 〃 〃 〃
میاں نور حسین صاحب نائب مدرس لوندوال
چونترہ ۔ اٹک
میاں عبد الغنی صاحب سپاہی کمپنی ۵۵
پلٹن ۵۵ نوشہرہ
منشی قربان علی ۔ سب پوسٹ ماسٹر ۔ مراونگ
ضلع میرٹھ
میاں برکت علی صاحب ماہل پور
اہلیہ غلام حسن سفید پوش چک ۱۰۵ علی آباد
لائل پور
میاں محمد بخش صاحب محلہ خوجیاں گجرات

مستورات کی پکار

رسالہ

صحت النساء

چونکہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنیکے لئے ہزارہا روپیہ خرچ کرکے صرف مستورات کے لئے مفت تقسیم کرنیکے لئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کرایا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدیں مناسب سمجھیں پتہ ذیل پر بالکل مفت منگا کر (جن پر محصولڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کرکے دونوں جہانوں میں ثواب حاصل کریں۔

المشتہر جنرل مینجر لائبریری بک ایجنسی پرانڈیا جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

اعجاز احمدی۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۸ر

جنگ مقدس۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

شہادت آسمانی۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ار

القول الصحیح۔ اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار

رویائے صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ر

الوصیت۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مدفن و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نورالدین۔ مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت اسلامی مسائل پر بحث [illegible] ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں۔ قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۳ر

نظم مستورات۔ مستورات کے سمجھ پر۔ قیمت ار

نماز احمدی۔ [illegible]۔ قیمت ار

ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں ان سے کون غافل۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے۔ وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفوں نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی ہے چونکہ یہ مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کرکے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں۔ قیمت رعایتی یہ ہے۔

غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔